دفتر افسر اعلیٰ تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ

پریس ریلیز

جامعہ ملیہ اسلامیہ نے جذبہ حب الوطنی سے سرشار اسی واں یوم آزادی منایا؛ مرکزی وزیر جیتن رام مانجھی جی بطور مہمان خصوصی جشن آزادی کی تقریب میں شامل ہوئے

New Delhi, August 15, 2026

جامعہ ملیہ اسلامیہ نے آج حب الوطنی کے گہرے جذبے اور شاندار انداز میں اسی واں یومِ آزادی منایا۔ ڈاکٹر ایم اے انصاری آڈیٹوریم میں منعقدہ تقریب میں انتہائی چھوٹی، چھوٹی اور درمیانے درجے کی صنعتوں کے مرکزی وزیر جناب جیتن رام مانجھی جی نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی؛ اس موقع پر پروفیسر مظہر آصف، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ اور پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی، مسجل، جامعہ ملیہ اسلامیہ بھی موجود تھے۔

پروگرام کا آغاز این سی سی کیڈٹس کی جانب سے مہمانِ خصوصی کو پیش کیے گئے 'گارڈ آف آنر' سلامی سے ہوا، جس کے بعد قومی پرچم لہرایا گیا اور قومی ترانہ فضا میں گونج اٹھا؛ ان لمحات نے فضا کو وقار، فخر اور حب الوطنی کے جذبے سے سرشار کر دیا۔

تقریب کے باقاعدہ سلسلے میں تلاوتِ کلامِ پاک کے بعد 'جامعہ ترانہ' پیش کیا گیا، جو یونیورسٹی کی شاندار روایات اور 'تنوع میں اتحاد' کے فلسفے کی عکاسی کرتا ہے۔ شیخ الجامعہ اور مسجل نے ڈین اسٹوڈنٹس ویلفیئر، پروفیسر نیلوفر افضل کے ہمراہ وزیر موصوف کو شال، یادگاری نشان اور سبزہ پیش کر کے ان کی تہنیت کی۔ احترام اور تشکر کے اظہار کے طور پر مرکزی وزیر کی ایک تصویر (پورٹریٹ) بھی ان کی خدمت میں پیش کی گئی۔

معزز مہمانوں اور شرکا کا خیر مقدم کرتے ہوئے پروفیسر نیلوفر افضل، ڈین اسٹوڈنٹس ویلفیئر، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے اپنے خطاب میں حاضرین کو یاد دلایا کہ جامعہ کی تاریخ کا تعلق براہِ راست ہندوستان کی تاریخ سے منسلک ہے، اور یہاں ہمارے پیارے ترنگے کو لہرانے کے عمل کو محض دیکھا نہیں جاسکتا بلکہ محسوس بھی کیا جاتا ہے۔

معزز مرکزی وزیر کے ہمراہ ان کی ٹیم بھی موجود تھی جس میں جناب دانش رضوان اور جناب سریندر پرساد پنت شامل تھے۔ اس پروگرام کا انعقاد جامعہ ملیہ اسلامیہ کے 'ڈین اسٹوڈنٹس ویلفیئر کی سربراہ کے دفتر کے زیرِ اہتمام کیا گیا تھا۔

سامعین سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی وزیر شری جیتن رام مانجھی جی نے اپنی غیر معمولی زندگی کے سفر پر روشنی ڈالی؛ ایک مزدور خاندان میں انتہائی غربت کے عالم میں پرورش پانے سے لے کر وزیر اعلیٰ اور اب حکومتِ ہند میں مرکزی وزیر کے عہدے تک پہنچنے کا سفر۔ انھوں نے اپنی ذاتی جدوجہد کا ذکر کیا جو ان کے خیال میں بہت سے ہم وطن ہندوستانیوں کی زندگی کے چیلنجوں کی عکاس تھی۔ انھوں نے خاص طور پر غربت کے خاتمے کے مسئلے کا ذکر کیا اور اس سمت میں اپنی وزارت کی کوششوں کو سراہا۔ قوم کی تعمیر میں نوجوانوں کے کلیدی کردار

پر زور دیتے ہوئے شری مانجھی نے کہا، 'ٹیکنالوجی مواقع کے دروازے تو کھول سکتی ہے، لیکن صرف وہی کامیابی کی ضمانت نہیں دے سکتی۔ حقیقی کامیابی مسلسل محنت، عزم اور استقامت سے حاصل ہوتی ہے۔" انھوں نے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ محض ملازمت کے حصول کی فکر نہ کریں بلکہ کاروباری ذہنیت اپنائیں اور ایسے 'جاب کریٹرز' (روزگار پیدا کرنے والے) بنیں جو دوسروں کو بااختیار بنا سکیں۔

وزیر اعظم شری نریندر مودی کے اس وژن کا حوالہ دیتے ہوئے جس کے تحت دو ہزار سینتالیس میں آزادی کی صد سالہ تقریب تک ہندوستان کو دنیا کی صفِ اول کی معاشی طاقت بنانا ہے، شری مانجھی نے ایم ایس ایم ای (انتہائی چھوٹی، چھوٹی اور درمیانے درجے کے کاروباری) سیکٹر کو اس وژن کی ریڑھ کی ہڈی قرار دیا۔ انہوں نے نشان دہی کی کہ ہندوستان کی جی ڈی پی میں اس شعبے کا تقریباً تیس اعشاریہ ایک فیصد حصہ ہے اور سب کو ساتھ لے کر چلنے والی معاشی ترقی کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

مرکزی وزیر نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ 'سوشل میڈیا کو اپنی کمزوری نہیں بلکہ طاقت بنائیں'۔ انھوں نے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ مختلف ہنر سیکھیں، جدید اور تخلیقی خیالات اپنائیں، کاروباری سرگرمیوں کی طرف راغب ہوں اور مقامی مصنوعات و خیالات کو عالمی منڈیوں تک پہنچانے کے لیے کام کریں۔ انھوں نے نوجوانوں سے یہ بھی کہا کہ وہ اپنےلیے مواقع بڑھانے اور عالمی معیشت میں اپنی شناخت قائم کرنے کے لیے مصنوعی ذہانت اور ڈیجیٹل مارکیٹنگ جیسی جدید ٹیکنالوجیز سے خود کو آراستہ کریں۔

شری مانجھی نے مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز کے تحت چلنے والی مختلف اسکیموں کا ذکر کیا جن کا مقصد کروڑوں گھرانوں کی مدد کرنا ہے خاص طور پر خواتین پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے، نیز ان پروگراموں پر بھی روشنی ڈالی جن سے درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور معاشرے کے دیگر پسماندہ طبقات کو فائدہ پہنچتا ہے۔

عزت مآب پروفیسر مظہر آصف، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے اپنے خطاب میں اسیویں یومِ آزادی کے تاریخی موقع پر پرجوش مبارک باد پیش کی۔ انھوں نے یومِ آزادی کی اہمیت اور قوم کے تئیں یونیورسٹی برادری کی ذمہ داریوں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ علاقائی لہجے میں ان کے برجستہ اظہارِ خیال نے انہیں فوراً ہی سامعین کے دلوں کے قریب کر دیا۔ امیر خسرو اور علامہ اقبال جیسے عظیم شعرا کا حوالہ دیتے ہوئے، پروفیسر آصف نے ہندوستان کے تہذیبی ورثے کی انفرادیت اور امتیازی حیثیت پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا، 'ہندوستان قدیم زمانے سے ہی علم و دانش کا مرکز رہا ہے اور شعرا و علما نے اسے غیر معمولی حسن اور علم کی سرزمین کے طور پر سراہا ہے۔' انھوں نے یہ بھی کہا کہ آزادی کا اصل مفہوم تمام شہریوں کے معیارِ زندگی کو بلند کرنے کی سمت میں اجتماعی طور پر کام کرنا ہے۔

پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی، مسجل، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے ہندوستان کی تحریکِ آزادی کی تاریخ کا جائزہ لیتے ہوئے ظالمانہ نوآبادیاتی نظام کے خلاف مجاہدینِ آزادی کے عزم و استقلال اور قربانیوں کو اجاگر کیا۔ انھوں نے برطانوی پالیسی 'تقسیم کرو اور حکومت کرو" کے تفرقہ انگیز اثرات پر روشنی ڈالی، جس کا مقصد ہندوستانی معاشرے کو ذات پات، مذہب، خطے اور شناخت کی بنیادوں پر تقسیم کرنا تھا اور جس کے نتیجے میں بالآخر تقسیمِ ہند کا المیہ رونما ہوا۔ مہاتما گاندھی اور جامعہ ملیہ اسلامیہ کے بانی رہنماؤں میں سے ایک، حکیم اجمل خان کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے پروفیسر رضوی نے اس بات پر زور دیا کہ حقیقی آزادی محض سیاسی خودمختاری اور معاشی آزادی سے کہیں بڑھ کر

ہے۔انھوں نے کہا کہ اس کی بنیاد انصاف، مساوات، سماجی ہم آہنگی اور معاشرے کے تمام طبقات کی اجتماعی فلاح و بہبود پر استوار ہونی چاہیے۔

باضابطہ تقریب کے بعد جامعہ کے مختلف اسکولوں کی جانب سے ایک ثقافتی پروگرام پیش کیا گیا۔اس پروگرام میں جامعہ کے تمام اسکولوں کی ثقافتی اور فنی پیش کش کا ایک حسین امتزاج دیکھنے کو ملا۔'مشیر فاطمہ نرسری اسکول' نے ایک دلکش 'ایکشن سانگ' پیش کیا، جس میں ننھے شرکا کا جوش وخروش اور معصومیت نمایاں تھی۔اس کے بعد ایک پرجوش موسیقی کا پروگرام پیش کیا گیا جس نے تقریب کے جشن کے ماحول کو مزید رونق بخشی۔'ڈاکٹر ذاکر حسین میموریل ویلفیئر سوسائٹی' کے 'چائلڈ گائیڈنس سینٹر' کے خصوصی ضروریات والے بچوں کی ایک خصوصی پیش کش نے ان کی غیر معمولی صلاحیتوں، اعتماد اور شرکت کے جذبے کو اجاگر کیا۔مڈل اسکول نے خواتین مجاہدینِ آزادی پر مبنی ایک بامقصد ڈراما پیش کیا، جس میں ہندوستان کی جدوجہدِ آزادی میں اہم کردار ادا کرنے والی خواتین کی ہمت اور خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ 'جامعہ گرلز سینئر سیکنڈری اسکول' نے ''سورنم بھارت— کل، آج، کل'' (سنہرا ہندوستان: ماضی، حال اور مستقبل) کے عنوان سے ایک رقص و ڈرامہ پیش کیا، جس میں مختلف ادوار سے گزرتے ہوئے ہندوستان کے سفر اور ملک کے شاندار ورثے اور بدلتے ہوئے حالات کی عکاسی کی گئی تھی۔'سید عابد حسین سینئر سیکنڈری اسکول' نے شان دار قوالی پیش کی جس نے جشن میں روایتی اور روحانی رنگ بھر دیا۔ پروگرام کا اختتام 'جامعہ سینئر سیکنڈری اسکول' کی جانب سے بریگیڈیئر محمد عثمان کی زندگی پر مبنی ایک خصوصی ڈرامے پر ہوا، جس میں ان کی بے مثال بہادری، حب الوطنی اور قوم کے لیے ان کے جذبۂ ایثار کو اجاگر کیا گیا۔ان تقریبات نے طلبہ میں حب الوطنی، اتحاد، ہمت اور سماجی ذمہ داری کے جذبات کو پروان چڑھانے کے ساتھ ساتھ انھیں اپنی تخلیقی صلاحیتوں اور ہنر کے اظہار کا پلیٹ فارم مہیا کرنے کے حوالے سے جامعہ کے عزم کی عکاسی کی۔ پروگرام کا اختتام قومی ترانے پر ہوا، جس نے جشن کو ایک باوقار انداز میں مکمل کیا اور آزادی، اتحاد، امن اور قومی خدمت کی مشترکہ اقدار کے عزم کی تجدید کی۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں اسی ویں یومِ آزادی کی تقریبات کا سلسلہ شام کے وقت 'جشنِ آزادی' کے ساتھ جاری رہا؛ یہ روح پرور موسیقی اور جشن کا ایک پروگرام تھا جو پندرہ اگست دو ہزار چھبیس کو شام 7 بجے ڈاکٹر ایم اے انصاری آڈیٹوریم میں منعقد کیا گیا۔

اس خصوصی شام کے پروگرام کا انعقاد جامعہ ملیہ اسلامیہ کے پروفیسر مظہر آصف، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ، پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی، مسجل، جامعہ ملیہ اسلامیہ اور پروفیسر نیلوفر افضل، ڈین اسٹوڈنٹس ویلفیئر کی باوقار موجودگی میں کیا گیا۔

اس شام کا خاص مرکزِ نگاہ نیازی نظامی برادران کی روح پرور موسیقی کی پیش کش تھی، جس نے یومِ آزادی کے جذبے کے تحت موسیقی اور جشن کو یکجا کر دیا۔اس پروگرام نے جامعہ برادری کے اراکین اور مہمانوں کو موسیقی اور ثقافتی اظہار کے ذریعے ملک کی آزادی کا جشن منانے کا موقع فراہم کیا۔

یوں دن بھر کی تقریبات میں قومی پرچم لہرانے کی تقریب کا وقار، آزادی سے وابستہ اقدار و ذمہ داریوں پر غور وفکر، جامعہ کے طلبہ کی تخلیقی صلاحیتیں اور روح پرور موسیقی کی شام سب یکجا ہو گئے، جو یونیورسٹی کے شاندار ثقافتی مزاج اور 'تنوع میں اتحاد' کے جذبے کی عکاسی

کررہے تھے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں اسی ویں یومِ آزادی کی تقریب نے آزادی، اتحاد، تنوع، تعلیم، سماجی ذمہ داری اور تعمیرِ قوم کی اقدار کے تئیں یونیورسٹی کے عزم کی تجدید کی۔

پروفیسر صائمہ سعید
افسر اعلیٰ تعلقات عامہ
جامعہ ملیہ اسلامیہ